باب
2

مہاویر

حالاتِ زندگی:

مذاہب کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے، جتنی انسانی تاریخ کیوں کہ تاریخ کا کوئی دَور مذہب سے خالی نہیں رہا۔ اگر تاریخِ مذاہب کا مطالعہ کیا جائے، تو تقریباً چار، پانچ ہزار سال قبل مسیح کا دور مذاہب کے لیے نہایت اہم دکھائی دیتا ہے۔ اس دور میں دنیا کے مختلف خطوں میں ایسی نامور شخصیات پیدا ہوئیں، جنھوں نے مذہبی تحریکوں کے ذریعے انقلاب پیدا کیے۔ چین میں کنفیوشس پیدا ہوئے اور کنفیوشی مذہب کے بانی قرار پائے۔ ایران میں زرتُشت پیدا ہوئے اور وہ زرتشت مذہب کے بانی بنے۔

ہندوستان میں عظیم فکری، فلسفیانہ مذہبی اور سماجی ابھار کا دور اجاگر ہوا۔ ایک ایسا وقت آیا جب کھشتری ذات کے لوگوں نے برہمنوں (ہندوؤں کی اعلیٰ ذات) کے ثقافتی تسلط کی مخالفت کی، جنھوں نے اپنی فطری اوّلیت کی وجہ سے اختیار کا دعویٰ کیا ہوا تھا۔ خاص طور پر بڑے پیمانے پر ویدک قربانیوں (بلِی) کی مخالفت بڑھ رہی تھی جس میں بہت سے جانوروں اور انسانوں کا قتل شامل تھا۔ مسلسل پنر جنم کے نظریے کی مقبولیت کی وجہ سے، جو جانوروں اور انسانوں کو پیدائش، موت اور دوبارہ جنم کو ایک ہی چکر میں جوڑتا ہے، بہت سے لوگوں کے لیے غیر ضروری قتل قابل اعتراض بن گیا تھا۔ عورتوں کو خاوند کے مرنے کے بعد خاوند کی چِتا پر زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ اِس رسم کو ستّی کہا جاتا ہے۔ معاشی عوامل نے بھی عدم تشدد کے نظریے کی حوصلہ افزائی کی۔ اِن تعلیمات کو برہمن اعتقادات کے مخالف سمجھا جانے لگا۔ برہمن مخالف فرقوں کے راہنماؤں کی تعلیمات سمجھا جانے لگا۔ مہاویر اور ان کے ہم عصر سدھارتھ گوتم بدھ اس تحریک کے دو عظیم رہنما تھے۔

ابتدائی زندگی:

مہاتما مہاویر نے بھارت کے صوبہ بہار کے شہر پٹنہ کے شمال میں 27 میل کے فاصلے پر واقع ایک قصبہ ویشالی میں 599 قبل مسیح (BCE) میں جنم لیا بلکہ ایک جدید رائے کے مطابق ویشالی کے پاس ہی ایک چھوٹی سی بستی کنڈ گرام تھی جہاں ان کے ماں باپ رہتے تھے اور یہیں انھوں نے جنم لیا۔ ان کے والد کا نام سدھارتھ تھا جو کھشتری ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ مہاویر کی والدہ کا نام ترشلا تھا اور وہ بھی کھشتری تھیں۔ گوتم بدھ کی والدہ کی طرح مہاویر کی والدہ کو بھی ان کی پیدائش سے پہلے بڑے عجیب و غریب خواب نظر آتے تھے، اس نے داناؤں سے ان کی تعبیریں پوچھیں تو انھوں نے یہی کہا کہ تمہارے گھر پیدا ہونے والا بچہ بڑا ہو کر دنیا کا عظیم بادشاہ بنے گا یا پھر روحانی شخصیت ہوگا۔ سدھارتھ اور ترشلا کے ہاں تین بچے پیدا ہوئے۔ ایک بیٹی اور دو بیٹے۔ ان تینوں میں مہاویر سب سے چھوٹے تھے۔ ان کے والد نے ان کا نام ''وردھمان'' رکھا جو آگے چل کر مہاویر کے نام سے مشہور ہوئے۔ قبائلی قوانین کے مطابق چونکہ

آپ اپنے والد کے سب سے بڑے بیٹے نہ تھے جس وجہ سے سرداری کے مستحق نہ ٹھہرے۔ مہاویر جوان ہوئے تو ان کی شادی کھشتری خاندان کی ایک نہایت حسین وجمیل لڑکی یشودا سے کردی گئی اور اس کے ہاں ایک بیٹی نے جنم لیا۔ جس کی شادی آگے چل کر مہاویر کے ایک شاگرد جملی سے ہوئی۔

نفس کشی اور تپسیا:

تیس سال کی عمر میں جب ان کے والدین وفات پا گئے تو مہاویر نے اپنی پر تعیش زندگی کو یکسر ترک کردیا اور سنیاس لے لیا۔ لباس اتار پھینکا اور صرف ایک دھوتی پہنے گھر سے باہر نکل گئے۔ انھوں نے سخت روزے رکھے اور جسمانی اذیتیں اٹھائیں اور سَل کے درخت (Sal Tree) کے نیچے مراقبہ کیا۔ ان کے والدین بھی دھرم کے لحاظ سے شری پارش ناتھ کے پیروکار تھے۔ مہاویر کی جین مت سے وابستگی نہ تو گوتم بدھ کی طرح کسی فکری بغاوت کا نتیجہ تھی بلکہ یہ سراسر خاندانی روایات کے مطابق تھی۔ بارہ سال تک مہاویر مسلسل سفر میں رہے اور نفس کشی (تپسیا) کرتے رہے جگہ جگہ گھومتے رہے۔ پہلے ایک سال تک تو ان کے بدن پر وہی ایک دھوتی رہی۔ اس کے بعد جب وہ نہ رہی تو پھر ننگ دھڑنگ ہی رہنے لگ گئے۔ اس دوران ان کی ملاقات گوشال (جو کہ بہت بڑا راہب تھا) سے ہوگئی اور ایک طویل عرصے تک ان دونوں کا ساتھ رہا اور دونوں اکٹھے ہی ریاضت اور نفس کشی میں مصروف رہے لیکن آہستہ آہستہ ان دونوں میں نظریاتی اختلاف پیدا ہوگیا اور بڑھتے بڑھتے اس اختلاف نے اس قدر شدت اختیار کر لی کہ دونوں میں نوبت لڑائی تک آن پہنچی بالآخر اس نزاع کا نتیجہ ہمیشہ کی جدائی ٹھہرا اور یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ گوشال نے اپنے ایک الگ فرقے ‘‘آجیوک’’ کی بنیاد رکھی۔

گیان کا حصول:

ریاضت کے تیرھویں سال جب مہاویر کی عمر 42 سال تھی تو اسے ‘‘کیول گیان’’ کا حصول ہوا۔ یعنی وہ عرفان احدیت کے مقام پر فائز ہوگیا اور اس عرفان کی بنا پر وہ جینا ‘‘یعنی (فاتح) بن گئے۔ زندگی کے دکھوں کا فاتح یا دونیاوی، حرص وہوس کا فاتح۔ اسی جینا سے جین بنا اور اس سے پھر جین مت، جب اسے یہ گیان حاصل ہوا تو اس وقت وہ ایک درخت کے نیچے سر کے بل الٹا لٹک کر ریاضت کرنے میں مشغول تھے۔ اب اسے اپنی منزل مل چکی تھی۔ یہیں سے ان کی نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اب وہ ایک مذہبی مبلغ اور مذہب کے بانی کی حیثیت سے ابھرے۔ پہلے اس کے ماننے والوں کو ‘‘نرگرنتھا’’ کہا جاتا تھا یعنی ‘‘ہر قسم کی بندشوں سے آزاد’’ لیکن اب یہ نام متروک ہوا اور اس کی جگہ ‘‘جین یعنی جینا’’ کے ماننے والے مستعمل ہونے لگا۔ جینیوں کا ماننا ہے کہ مہاویر کے پاس سب سے پاکیزہ جسم تھا اور جب اس نے علم (گیان) حاصل کیا تو وہ اٹھارہ خامیوں سے پاک تھے۔

جین مت کا پرچار (تبلیغ):

مہاویر کی تیس سالہ تبلیغی زندگی کے متعلق کچھ زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہوسکیں۔ تاہم وہ اپنے عقیدے اور مذہب کا پرچار کرتے ہوئے شہر شہر گاؤں گاؤں گھومتے رہے اور اپنے پیروکاروں میں اضافہ کرتے رہے لیکن اس قدر پتا ضرور چلتا ہے کہ وہ زیادہ تر جنوبی اور شمالی بہار کے ہر بڑے شہر کا چکر ضرور لگاتے رہے اور ان کا زیادہ آنا جانا مگدھ اور ان کے اس کے قریبی علاقوں میں رہا کیونکہ مگدھ کے راجہ اور اس کے عزیز واقربا نے ان کے ساتھ جو عمدہ برتاؤ کیا ان کا تذکرہ جین مت کی کتابوں میں موجود ہے اور اس سلوک یا

برتاؤ کا نتیجہ تھا کہ لوگ ان پر فوری طور پر ایمان لے آئے۔ مہاویر نے روحانیت میں نروان کا درجہ ملنے کے بعد تیس سال تک اپنے مذہب کا پرچار کیا۔ سویتامبر (Svetambara) فرقے کے مطابق، اس نے علم حاصل کرنے کے بعد تیس سال تک اپنا فلسفہ سکھانے اور اپنی تعلیمات پھیلانے کے لیے ہندوستان بھر کا سفر کیا۔ جس میں پاکستان کے مشہور شہر سیالکوٹ اور بھیرا بھی شامل ہیں۔ تاہم دگمبر فرقے کا خیال ہے کہ وہ اپنے سماوا سارن میں رہے اور اپنے پیروکاروں کو وعظ کرتے رہے۔

مہاویر کے ہم عصر مذہبی راہنما

مہاویر اور گوتم بدھ:

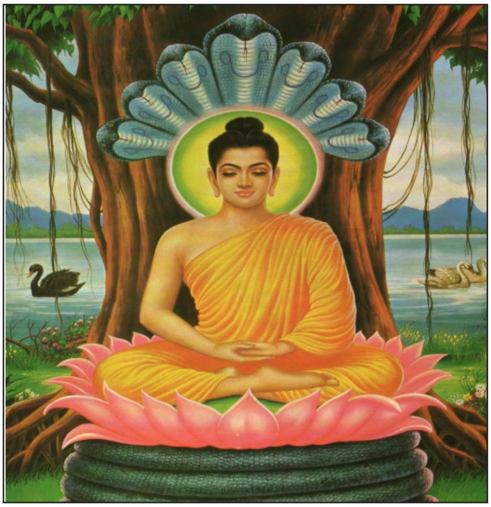

جین مت اور بدھ مت دونوں ایک ہی وقت میں ظہور میں آئے ان دونوں میں اس عہد کے ذہنی انقلاب کی عکاسی پائی جاتی ہے یہ دونوں مذہب برہمن مت کے خلاف بغاوت کا مظہر ہیں۔ دونوں رہنماؤں نے تقریباً ایک ہی عمر کے حصّے میں دُنیا کو ترک کیا اور راہبانہ زندگی اختیار کی۔ دونوں رہنماؤں نے “ترک دُنیا” کے فلسفے کو بنیادی اہمیت دی یہ دونوں ذات پات کے نظام کے سخت خلاف تھے اور دونوں مذاہب میں مساویانہ درجے کو نمایاں حیثیت دی گئی۔ دونوں رہنماؤں نے “اَہِنُسا” کے اصول کو یکساں طور پر تسلیم کیا۔ ان دونوں نے اپنی مذہبی فکر و فلسفے کی بنیادیں قدیم اپنشدوں کے فلسفے پر رکھیں۔ اس کے عقائد میں یہ نظریہ بنیادی حیثیت کا حامل تھا کہ انتہائی بے جان چیز بھی زندگی کی حامل ہے اور وہ دوبارہ زندہ ہونے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔

یہ عقیدہ آج بھی جین مت کا بنیادی نصب العین ہے مگر بدھ مت کی تعلیمات سے یہ نظریہ بالکل مختلف ہے۔ مہاویر نے رہبانیت کو بھی زبردست فروغ دیا اور اس نے نفس کشی کی مشکل ترین صورتوں میں ہی نجات کا راستہ تلاش کیا۔ اس لئے اس نے مکمل نجات کے لئے عریانی اور خود کو ایذا پہنچانے کے لئے طرح طرح کی تکالیف اور فاقوں سے خود کو ختم کرنے کی تعلیمات دیں۔ گوتم بدھ کا نظریہ تھا کہ کسی بھی جاندار کے شکار سے احتراز کیا جائے لیکن مہاویر یہاں بھی انتہائی اصرار کرتے نظر آتے ہیں۔ یعنی وہ انسانوں کی نسبت جانوروں اور پودوں کی حفاظت پر زیادہ زور دیتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی سے واضح ہوتا ہے کہ بدھ مت اور جین مت دونوں میں زبردست اختلاف موجود ہے۔ لیکن یہ دونوں مذہب ایک دوسرے کو اذیت دیتے ہوئے نظر نہیں آتے۔

مہاویر اور گوشال:

مہاویر کا سب سے زیادہ مخالف گوشال تھا اگرچہ عقائد میں وہ مہاویر سے مختلف تھا لیکن کچھ عقائد میں وہ مہاویر سے بڑی مماثلت کا حامل تھا۔ مثلاً ہمیشہ ننگے رہنا اور تمام دنیاوی آسائشوں کو تیاگ دینا (ترک کر دینا)۔ یہ سب جین مت کا نصب العین تھا۔ جین مت کی

کتابوں میں اس بات کا اعتراف موجود ہے کہ گوشال کے پیروکاروں کی اکثریت سراوستی میں موجود تھی اگرچہ مہاویر اور گوشال کی ملاقات گوشال کے مرنے سے تھوڑا عرصہ ہی پہلے ہوئی تھی۔ جین مت کی کتابوں سے واضح ہوتا ہے کہ مہاویر نروان کے درجہ پر فائز ہونے کے بعد سولھویں سال جب سراوستی پہنچے تو ان کی ملاقات ان کے حریف گوشال سے ہوئی۔ اس واقعہ کے چند دن بعد گوشال فوت ہوگیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے آخری ایام میں انتہائی ذہنی معذروی کا شکار ہوچکا تھا جو سراسر اس کی ندامت اور پچھتاوے پر مبنی تھی۔

مہاویر اور جملی:

اس زمانے میں جین مت متعدد تبدیلیوں کا شکار ہوچکا تھا کہا جاتا ہے کہ مہاویر کو نروان کا درجہ تفویض ہونے کے چودھویں سال ان کے داماد جملی نے مہاویر کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا تھا اور اس کے دو سال بعد ایک اور جین مت کے راہب نے بھی مہاویر کے فلسفہ و فکر کے خلاف زبردست تحریک چلائی لیکن یہ دونوں تحریکیں بہت جلد اپنی موت آپ ہی مرگئیں اور یہ مہاویر کے فلسفہ وفکر کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں۔ جملی مہاویر کے وفات پانے تک ان کے خلاف اپنے موقف پر قائم رہا۔

مہاویر کا نروان (موکشا):

پانی پر بنا سفید مندر پاواپوری بہار (ہندوستان) میں بھگوان مہاویر کا جل مندر (پانی کا مندر) ہے۔ جل مندر میں ''چرن پڈوکا'' یا مہاویر کے قدموں کا نشان ہے۔ جین مت کے مطابق مہاویر کا نروان (موت) موجودہ بہار شہر قصبہ پاواپوری میں ہوا تھا۔ ان کے نروان کی رات کو جین دیوالی کے طور پر مناتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے چیف شاگرد گوتم نے اس رات علم حاصل کیا تھا جس رات مہاویر نے پاواپوری سے نروان حاصل کیا تھا۔ جنا سینا کے مہاپوران کے مطابق آسمانی مخلوق اس کی آخری رسومات ادا کرنے کے لیے پہنچے۔ دگمبر فرقہ کی روایت کا پرواچنا سرا کہتا ہے کہ تیرتھنکروں کے صرف ناخن اور بال پیچھے رہ جاتے ہیں۔ باقی جسم کافور کی طرح ہوا میں تحلیل ہوجاتا ہے۔ کچھ تحریروں میں ہے کہ جب مہاویر 72 سال کی عمر کے ہوئے تو لوگوں کے ایک بڑے گروہ کو چھ دن کی مدّت کی اپنی آخری تبلیغی تعلیم بیان کررہے تھے۔ جب ہجوم سو گیا تو وہ غائب ہوگئے تھے، بیدار ہونے پر ہجوم نے دیکھا کہ صرف ان کے ناخن اور بال رہ گئے تھے، جنھیں اس کے پیروکاروں نے آخری رسومات ادا کرنے کے طور پر جلا دیا۔

جین مت کا ماننا ہے کہ مہاویر کا نروان 527 قبل مسیح (BCE) میں ہوا تھا، جین مت کی روایتوں میں اس کا جیوا (روح) سدھا شیلا (آزاد روحوں کا گھر) میں رہتا ہے۔ مہاویر کا جل مندر اس جگہ کھڑا ہے جہاں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نروان (موکش) حاصل کیا تھا۔ جین مندروں اور تحریروں میں فن پاروں میں اس کی آخری آزادی اور آخری رسومات کی تصویر کشی کی گئی ہے، بعض اوقات اسے علامتی طور پر چندن کی ایک چھوٹی چتا اور جلتے ہوئے کافور کے ٹکڑے کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔

مہاویر کی وفات:

مہاویر اپنے زبردست مخالف گوشال کی وفات کے سولہ سال بعد تک زندہ رہا اور 72 سال کی عمر میں اس نے صوبہ بہار کے شہر "پاواپوری" کے مقام پر راجہ ہستی پال کے محل میں مرن بھرت رکھتے ہوئے اپنی زندگی ختم کرلی تھی۔ یہ جگہ آج کل جین مت کے پیروکاروں کے لئے ایک مقدس تیرتھ یا زیارت گاہ کا درجہ رکھتی ہے۔

مہاویر کی تعلیمات

جین فلسفہ نوآبادیاتی دور کے ماہرین ہند جین مت اور مہاویر کے پیروکاروں کو بدھ مت کا ایک فرقہ سمجھتے تھے کیونکہ نقش نگاری اور مراقبہ اور سنیاسی طریقوں میں سطحی مماثلت رکھتے تھے۔ جیسے جیسے تحقیق اور علم کی ترقی ہوتی گئی، مہاویر اور بدھ کی تعلیمات کے درمیان فرق اس قدر مختلف پایا گیا کہ ان مذاہب کو الگ الگ تسلیم کرلیا گیا۔ اُن دور کے عالم موریز ونٹرنز کہتے ہیں کہ مہاویرا نے روح پر بہت وسیع عقیدہ سکھایا (بدھ مت کے ماننے والوں کے برعکس جنھوں نے اس طرح کی تفصیل سے انکار کیا)۔ ان کی سنتوں کی تعلیمات بدھ مت یا ہندودھرم کے مقابلے میں اعلیٰ ترتیب ہے، اور اہنسا (عدم تشدد) پر ان کا زور دوسرے ہندوستانی مذاہب سے زیادہ ہے۔ اصولی صحیفے بارہ حصوں میں ہیں۔ مہاویر کی تعلیمات تقریباً 300 قبل مسیح کے بعد آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئیں، جین روایت کے مطابق جب مگدھ کی سلطنت میں شدید قحط نے جین راہبوں کو منتشر کردیا تو بعد میں آنے والے راہبوں کی طرف سے جمع کرنے، سنت کی تلاوت کرنے اور اسے دوبارہ قائم کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ ان کوششوں نے مہاویر کی تعلیمات کی تلاوت میں اختلافات کی نشاندہی کی، اور 5 ویں صدی عیسوی میں اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ مفاہمت کی کوششیں ناکام ہوگئیں۔ عام دور کی ابتدائی صدیوں (BCE) میں مہاویر کی تعلیمات جین مت نے کھجور کے پتوں کے مخطوطات پر لکھے تھے۔

اہنسا (عدم تشدد یا عدم چوٹ):

مہاویر نے سکھایا کہ ہر جاندار کی حرمت اور وقار ہے جس کا احترام کیا جانا چاہیے جیسا کہ ہر کسی کی توقع ہے کہ اس کی حرمت اور وقار کا احترام کیا جائے۔ اہنسا جین مت کی پہلی اور اہم ترین نذر، اعمال، تقریر اور سوچ پر لاگو ہوتی ہے۔

ستیہ (سچائی): اپنے آپ اور دوسروں پر لاگو ہوتا ہے۔

استیہ (چوری نہ کرنا): کوئی ایسی چیز نہ لینا جو نہ دی گئی ہو۔

برہماچاریہ (عفت): راہبوں کے لیے جنسی اور جنسی لذتوں سے پرہیز، اور گھر والوں کے لیے اپنے ساتھی کے ساتھ وفاداری ہے۔

چکرورتی کے مطابق یہ تعلیمات ایک شخص کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں مدد کرتی ہیں۔ تاہم ڈنڈا اس لکھتے ہیں کہ مہاویر کے عدم تشدد اور تحمل پر زور دینے کی تشریح کچھ جین علما نے کی ہے کہ ''دوسری مخلوقات کو دینے یا ہمدردی کرنے کی اہلیت سے متاثر نہ ہو، اور نہ ہی تمام مخلوقات کو بچانے کا فرض بلکہ ''مسلسل خود نظم وضبط'' سے روح کی صفائی جو روحانی ترقی اور رہائی کا باعث بنتی ہے۔ مہاویر کو ہندوستانی

روایات میں ان کی تعلیم کے لیے سب سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے کہ اَہِنسا اعلیٰ اخلاقی خوبی ہے۔ اس نے سکھایا کہ اَہِنسا تمام جانداروں کا احاطہ کرتی ہے، اور کسی بھی وجود کو کسی بھی شکل میں زخمی کرنا برا کرما پیدا کرتا ہے (جو کسی کے پنر جنم، مستقبل کی بھلائی اور تکلیف کو متاثر کرتا ہے)۔

مہاویر کی تعلیم کے بنیادی عقائد:

جین مت کے بنیادی عقائد سات کُلیوں کی شکل میں بیان کیے جاتے ہیں جن کو سات حقائق (تتویا) کہا جاتا ہے۔

1۔ **جیوا:** روح ایک حقیقت ہے۔
2۔ **اجیوا:** غیر ذی روح وجود ہے۔
3۔ **اسرو تتو:** روح میں مادہ کی ملاوٹ ہو جاتی ہے۔
4۔ **بندھ تتو:** روح میں ملاوٹ روح کو مادہ کی قیدی بنا دیتی ہے۔
5۔ **سموا:** روح میں مادہ کی ملاوٹ کو روکا جا سکتا ہے۔
6۔ **نیر جرا:** روح میں موجود مادہ کا پہلے سے مادہ کو زائل کیا جا سکتا ہے۔
7۔ **موکش:** روح کی مادہ سے مکمل علیحدگی کے بعد موکش حاصل ہو سکتا ہے۔

عقائد کی تفصیلات:

1۔ جین مت میں خالق کائنات (خدا) کا کوئی واضح تصور موجود نہیں ہے۔ جینیوں کے نزدیک خدا انسان کے کاموں اور نیک قوتوں کا ہی ایک جامع مظہر ہے۔

2۔ مہاویر نے انسانی زندگی کو دو حصوں میں بانٹا ہے۔ (1) روحانی (2) مادی
ان کے نزدیک روحانی زندگی غیر فانی ہے اور مادی زندگی فانی ہے۔ اس لئے مادی زندگی کو چھوڑ کر روحانی زندگی اپنانے پر زور دیا گیا ہے۔ ان کے خیال میں انسان میں نیکی اور بدی کی دونوں قوتیں ازل سے ہی سرگرم عمل ہیں۔

3۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سچی خوشیوں کا حصول چاہتا ہے۔ تو وہ دنیاوی اور نفسانی خواہشات کو یکسر ختم کر دے اس لیے جین مت میں نفس کشی کی تعلیم کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔

4۔ مہاویر کے نظریے کے مطابق ہر ذی روح زندگی کا حامل ہے۔ اس لیے کسی بھی جاندار کو تکلیف نہ دینے کی تاکید کی گئی ہے اور ان کا یہ نظریہ کہ ہر جاندار اور غیر جاندار جیسے درخت، پہاڑ وغیرہ میں بھی روح موجود ہے جو ان کو کوئی تکلیف وغیرہ پہنچنے پر تڑپ جاتی ہے، آج کے دور میں حرف بہ حرف درست ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے جینی کسی بھی جاندار کو نہیں مارتے ہیں اور نہ ہی اسے کوئی تکلیف ہی دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ پانی بھی چھان کر پیتے ہیں اور اپنی ناک پر کپڑا رکھ کر سانس لیتے ہیں۔ تاکہ کوئی جان دار ان کے جسم میں داخل ہو کر مر نہ جائے اس نظریے کو جین اصطلاح میں ''اَہِنسا'' کہا گیا ہے۔

5۔ ان کے خیال کے مطابق روحانی عروج اور نجات کا یہی راستہ ہے کہ انسان تمام دنیاوی علائق کو یکسر ترک کرے، نفس کشی کو اولین ترجیح دے، اس کے لیے فاقہ اور اذیت کوشی کا طریقہ اپنائے اور یہاں تک کہ وہ اپنی اس فانی زندگی کو ختم کر ڈالے۔ یہی ان کے نزدیک نجات کا بہترین راستہ ہے۔

6۔ ان کے نزدیک تمام وید نا قابل عمل تھے اور جین مت کے پیروکار برہمنوں کے ذات پات کے نظام کے بھی سخت مخالف تھے۔ علاوہ ازیں جینی آواگون (تناسخ) کے بھی قائل نہیں ہیں۔

7۔ مہاویر کے نظریہ کے مطابق روح کو جسمانی قید سے رہائی دلوا کر ہی اسے روحانیت کے بلند وارفع مقام پر پہنچایا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے دریافت (تپسیا) پر کاربند ہونا لازمی قرار دیا گیا۔

نروان (نجات) کے حصول کے طریقے:

جس دور میں مہاویر پیدا ہوئے اس وقت سب سے اہم مسئلہ نروان کا حاصل کرنا تھا۔ مہاویر نے نروان کے حصول کے لیے دو طریقے سلبی اور ایجابی بیان کیے ہیں۔ نروان کے حاصل کرنے کا سلبی طریقہ تو یہ ہے کہ انسان اپنے دل سے ہر قسم کی خواہشات اور آرزوئیں نکال دے۔ کیونکہ خواہشات اور تمنائیں ہی مصائب اور رنج کا باعث ہوتی ہیں۔ جب انسان کی خواہش پوری نہیں ہوتی تو وہ غم سے دوچار ہوتا ہے۔ جب خواہش ہی نہ ہوگی تو روح مسرت اور خوشی سے ہمکنار ہوگی اور قلبی مسرت اور راحت ہی نروان ہے۔

مہاویر کے نزدیک نروان کے حصول کا ایجابی طریقہ یہ ہے کہ انسان کے عقائد علم اور عمل صحیح اور درست ہوں۔ انھیں تین رتن کہا جاتا ہے۔ اعمال کی درستی کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی۔

1۔ اہمسہ (Ahimsa) یا آزادی یعنی کسی ذی روح کو تکلیف نہ دی جائے جس طرح انسان کا اپنا وجود محترم اور عزیز ہوتا ہے اسی طرح دوسروں کو بھی سمجھنا چاہیے۔

2۔ ستیام (Satham) یا راستی۔ ہمیشہ راستی کو اپنا شعار بنایا جائے اور دوسروں کے اموال کو ناجائز طریقہ سے حاصل کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

3۔ استام (Asteyam) یا چوری سے اجتناب۔ حلال روزی کمائی جائے اور دوسروں کے اموال کو ناجائز طریق سے حاصل کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

4۔ برہم اچاریہ (Brahma Charya) یعنی عفت۔ پاکدامنی کی زندگی بسر کی جائے۔

5۔ اپری گواہیہ (Apari Graha) یعنی لذت مادی۔ حواس خمسہ یعنی سننے، دیکھنے، سونگھنے اور چکھنے پر مکمل طور پر غلبہ اور ہونا چاہیے کیونکہ یہی حواس انسان کو مادی لذات کی وادی میں گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔

جینی عدم تشدد کی حدود بہت وسیع ہیں۔ ان کی رو سے صرف ذی روح کو ایذا دینا منع نہیں کیا گیا، بلکہ غیر ذی روح کو بھی نقصان پہنچانے سے روکا گیا ہے۔ جین مت کسی مافوق الفطرت تخلیقی قوت کے قائل نہیں۔ ان کے نزدیک خدا انسان کی روح میں مضمر استعدادوں اور صلاحیتوں کی جلا تکمیل اور اظہار کا دوسرا نام ہے۔ مہاویر وید کے نظریہ روح کے بھی مخالف تھے۔

مہاویر کے بعد جین مت:

مہاویر کا تمام فلسفہ تہذیب نفس، ترک خواہشات اور رہبانیت پر مبنی ہے۔ ان چیزوں کے لیے کسی معبد کی ضرورت نہیں۔ اسی وجہ سے شروع میں جین مت میں عبادت کے لیے مندروں وغیرہ کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ بعد میں عبادت خانے تعمیر ہوئے۔ ان میں

ترتھینکروں کی مورتیاں رکھی گئی۔ تیرتھینکروں کی مورتیاں بہت لمبی بنائی جاتی تھیں۔ عموماً ان کو برہنہ بناتے تھے بعض مورتیاں بیٹھی ہوتی اور بعض کھڑی ہوتی تھیں۔ شروع میں نہ ان کی پرستش کی جاتی تھی اور نہ ان کو مقدس سمجھا جاتا۔ گزرتے زمانے کے ساتھ ان کی پرستش شروع ہو گئی۔ سویتامبروں میں ایک فرقہ ”ڈھونڈھیا“ ہے جو بت پرستی نہیں کرتا۔

جین مذہب ہمیشہ ہندوستان تک محدود رہا۔ اس مذہب کا مگدھ میں بڑا زور تھا۔ لیکن جب موریہ خاندان کے عہد کے بعد میں اس کو وہاں زوال ہوا تو اُجین اور متھرا میں اس نے عروج پکڑا۔ دکن میں شنکراچاریہ کے زمانہ میں اس کا تنزل ہوا۔ اب گجرات جینیوں کا مرکز سمجھا جاتا ہے اس صوبہ میں ”کوہ ابو“ پر اس کے عالیشان مندر ہیں جن کا شمار ہفت عجائبات ہند میں ہوتا ہے۔

اس مذہب کے ماننے والوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو ”سرادک یا گرہستھ“ جو عائلی زندگی بسر کرتے ہوئے جین مذہب کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور دوسرے ”شرامن یا سادھو“ جو راہبانہ زندگی گزارتے ہیں اور جماعت (سنگھ) بنا کر جین مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔

مہاویر کی تعلیمات کے چند نمایاں پہلو

1۔ خود ضبطی:

جین مت نفس کُشی کو انسان کا اہم فریضہ قرار دیتا ہے اور نفس کُشی یا خود ضبطی تین قسم کی ہے:

☆ **دماغ کا ضبط (Control Over Brain):** اپنے جذبات پر قابو رکھنے سے سکون حاصل ہوتا ہے اور دھیان جما کر مشق کرنے سے ذہنی سکون اور دماغ کا ضبط حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆ **زبان کا ضبط (Control Over Tongue):** زبان کو استعمال نہ کرنا زبان کا ضبط کہلاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف اوقات میں وقفوں وقفوں سے خاموش رہنے کی مشق کرنا ہوتی ہے۔

☆ **جسم کا ضبط (Control Over Body):** جسم کے ضبط کے لیے بھوک پیاس، موسم کی سختی اور دیگر ایسے مراحل سے گزرنا ضروری ہے جو مشکل وقت میں پیش آ سکتے ہیں۔ اس کے لیے بھوکا پیاسا رہنا، سخت بستر پر سونا اور موسم کی سختیاں برداشت کرنے کی مشق کرنا ضروری ہے۔

جین مت کا عقیدہ ہے کہ فطرت کو تابع بنانے کے لیے جسم کو ایسے تیار کیا جائے، کہ وہ قطبین کی سردی اور منطقہ حارہ کی گرمی برداشت کر سکے اور ہر قسم کی سختیاں برداشت کرنے کا عادی ہو جائے۔ ایک جین کے لیے بہادر، جفاکش اور محنتی ہونا ضروری ہے اور ایسا آدمی کڑے حالات میں مشکلات کا سامنا کر کے ہی ہو سکتا ہے۔

2۔ اَہِنسا:

جین مت کی تعلیمات میں اَہِنسا یا عدمِ تشدد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ حشرات الارض اور چرند پرند کا خیال رکھنا سادھو کی ذمہ داری ہے۔ یہ سادھو جانوروں کو تنگی سے نہیں باندھتے، ان کو مارتے نہیں، ذبح نہیں کرتے، زیادہ بوجھ نہیں لادتے، زیادہ کام نہیں لیتے اور خوراک دینے میں غفلت نہیں برتتے۔ ایسا نہ کرنا ان کے نزدیک پاپ (گناہ) ہے۔

گوشت خوری کو بڑا گناہ تصور کرتے ہیں۔ وہ ذبح خانوں کے بھی خلاف ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ گوشت خوری سے اخلاق، صحت، حسن اور اقتصادیات کو نقصان پہنچتا ہے۔ وہ دودھ سبزی پر گزارہ کرتے ہیں۔ بعض سادھو تو سبز پتوں سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ وہ سورج ڈوبنے کے بعد کھانا نہیں کھاتے تا کہ غلطی سے کوئی کیڑا مکوڑا خوراک کے ساتھ اندر نہ چلا جائے۔

اخلاقی تعلیمات کا مقصود نجات ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے تین چیزوں کا درست ہونا ضروری ہے۔ اس لائحہ عمل کو ”جواہرِ ثلاثہ“ کہتے ہیں۔

جواہرِ ثلاثہ:

1- **صحیح عقیدہ (سمیک درشن):** جین تیرتھنکروں کو حقیقی مذہبی راہنما سمجھنا، جین کتابوں کو مقدس جاننا، نیز جین مت کے اولیا کی بزرگی پر ایمان لانا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ روح کا مادے سے نجات کے لیے سات بنیادی عقائد (ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے) پر ایمان لانے کے علاوہ آٹھ مطالبات پورے کرنا۔ تین قسم کے توہمات اور آٹھ قسم کے تکبرات سے پرہیز لازم ہے۔

2- **صحیح علیم (سمیک گیان):** جین مت اشیا کے صحیح علم کے حصول کے لیے باطل علم کے زائل ہونے کو ضروری خیال کرتا ہے۔ ان کے نزدیک حواس و عقل کے ذریعے سے حاصل ہونے والا علم، مقدس کتابوں کا علم، غیب دانی کا علم، دوسروں کے خیالات و احساسات کا علم اور زبان و مکان کی قید سے آزاد علم کامل۔ یہ علم کی پانچ اقسام ہیں۔

3- **صحیح عمل (سمیک چرتر):** صحیح عقیدے اور صحیح علم کے بغیر صحیح علم ممکن نہیں اور صحیح عمل وہ ہے، جو روح کو مادے کی آلودگی سے نجات دلاتا ہے۔

مہاویر (جین مت) کے پانچ اصول:

جین مت میں پانچ اخلاقی اصول ایسے ہیں، جن پر عمل کرنے کا ہر جین کو عہد کرنا ہوتا ہے۔ ان میں چار تو قدیم ہیں اور برہمچاریہ کا مہاویر نے اضافہ کیا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

1۔ **اَہنسا (عدمِ تشدد):** یہ جین مت کی تعلیمات کا بنیادی ستون ہے۔ اس کے مطابق ہر قسم کا جسمانی تشدد منع ہے۔ اسی میں شامل کرتے ہوئے خیالات اور گفتگو میں تکبر، نفرت، تعصب، عدمِ احتیاط اور دنیاوی لالچ بھی منع ہے۔

2۔ **راست گفتاری (ستیہ):** ہر جین کے لیے سچ بولنا لازم ہے اور مبالغے، عیب جوئی اور فضول گفتگو سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

3۔ **چوری نہ کرنا (استیہ):** عہد کرنا پڑتا ہے، کہ بلا اجازت کوئی چیز نہیں لے گا۔ اس کے علاوہ گری پڑی چیز اٹھانا، دھوکے سے کوئی چیز حاصل کرنا اور تجارت میں ناجائز منافع اور بے ایمانی بھی منع ہے۔

4۔ **پاک بازی برہمچاریہ:** یہ اصول مہاویر نے دیا ہے۔ اس میں اپنی عِصمت و عِفت کی حفاظت اور دوسروں کو شادی پر آمادہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ فحش گفتگو سے پرہیز لازم ہے۔

5۔ **دنیا سے بے رغبتی (اپری گرہ):** دنیاوی اشیا، دولت اور جائیداد سے بے رغبتی ضروری ہے۔ گرہستی جینوں کو اجازت ہے کہ وہ اپنے خاندان کی پرورش کے لیے محدود حد تک مال و دولت رکھ سکیں۔

یہ بنیادی عہد کرنے کے علاوہ سات اختلافی عہد بھی عام جین کو کرنے پڑتے ہیں، مثلاً، وہ ایک خاص فضائی حد سے اوپر نہیں جائے گا، وہ محدود علاقے میں رہے گا اور مہینے میں چار خاص دنوں کے روزہ رکھے گا، کھانے پینے کی چیزوں سے ایک حد تک لطف اٹھائے گا اور سادھوؤں کو کھلائے بغیر خود کھانا نہیں کھائے گا۔ عام جین کے لیے یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ عمر کے آخری حصے میں یا کسی جان لیوا بیماری میں فاقے سے خودکشی کا عہد کرے۔ یہ اس کے لیے قابل تعریف موت ہوگی۔

سادھوؤں لیے صرف چند چیزوں کی ملکیت کافی ہے۔ سادھوؤں اور سادھنوں کے لیے اور بھی کڑا اخلاقی معیار رکھا گیا ہے۔ وہ ذاتی ملکیت میں صرف خیرات مانگنے کے دو برتن (ایک کھانے اور دوسرا پینے کے لیے) تین ان سلے کپڑے (عورتوں کے لیے چار) اور ایک جھاڑو رکھ سکتا ہے۔ وہ آنے والے کل کے لیے کچھ جمع نہیں کر سکتے۔ ان کے لیے رات کے وقت چلنا پھرنا اور کچھ کھانا منع ہے۔ مردوں اور عورتوں پر سر منڈوانا لازم ہے۔ اس کے علاوہ پانچ قسم کے ضبطِ نفس، پانچ قسم کی احتیاطیں، بارہ قسم کے مراقبے، بائیس قسم کی تکلیفیں سہنا اور چھے قسم کی ریاضتیں کرنا بھی ضروری ہیں۔

☆☆☆☆

مشق

(الف) مفصل جوابات لکھیں۔

1۔ مہاویر کے حالاتِ زندگی تفصیل سے لکھیں۔

2۔ مہاویر کے ہم عصر راہنماؤں کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

3۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) خود ضبطی (ب) جواہرِ ثلاثہ (ج) اَہِنْسا

4۔ جین مت کے پانچ اخلاقی اصول بیان کریں۔

5۔ مہاویر کی تعلیمات پر مفصل نوٹ لکھیں۔

(ب) مختصر جوابات لکھیں۔

1۔ نروان کے حصول کا طریقہ بتائیں۔

2۔ مہاویر کا اصل نام کیا تھا؟

3۔ مہاویر کے معنی کیا ہیں؟

4۔ جین مت کی تعلیمات کے دو اہم پہلو کون سے ہیں؟

5۔ مہاویر نے کہاں اور کیسے وفات پائی؟

6۔ جین مت میں سادھوؤں اور سادھنوں کو کیسے زندگی گزارنی چاہیے؟

(ج) درست جواب کی نشاندہی کیجیے۔

1۔ چھٹی صدی قبل مسیح (BCE) میں پیدا ہوئے۔

(ا) زرتشت (ب) مہاویر (ج) گوتم بدھ (د) تینوں

2۔ مہاویر کا مطلب ہے؟

(ا) بڑی شخصیت (ب) مذہبی رہنما (ج) عظیم ہیرو (د) مذہبی پیشوا

3۔ جین مت میں خود ضبطی سے مراد ہے؟

(ا) دماغ کا ضبط (ب) زبان کا ضبط (ج) جسم کا ضبط (د) تینوں

4۔ جین مت میں اخلاقیات کے.................. اصول ہیں۔

(ا) تین (ب) پانچ (ج) سات (د) نو

5۔ جین مت میں سادھوؤں اور سادھنوں کے لیے .... منع ہے۔

(ا) ذاتی ملکیت رکھنا (ب) رات کو چلنا پھرنا (ج) رات کو کھانا (د) ا، ب، ج

(د) کالم (الف) کا ربط کالم (ب) سے کریں اور جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
مہاویر	اہِنسا	
خود ضبطی	شِری پارش ناتھ	
پیش رو	رانک پور	
قدم جین مندر	وردھمان	
عدم تشدد	دماغ کا ضبط	
	وشالی	

(ہ) طلبہ کے لیے سرگرمیاں:

1۔ مہاویر کے علاوہ ترتھینکروں کے حالات زندگی کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔

2۔ دُنیا کے نقشے میں ان ممالک کی نشان دہی کریں جہاں جین مت کے پیروکار رہتے ہیں۔

(و) اساتذہ کے لیے ہدایات:

1۔ طلبہ کو جین مت کے کسی مندر میں لے کر جائیں۔

☆☆☆☆